مسلمانوں کی ذلت و پستی کا سبب۔ جدید علوم سے دوری ۔ عرفان احمد صدیقی، فیض آباد

آج جب مسلمانوں کا نام آتا ہے تو دنیا کے سامنے ایک ایسی قوم کی تصویر بن کر ابھرتی ہے جس کی پہچان غربت، جہالت، مایوسی اور شکست خوردگی اور ذلت وخواری ہے۔ان تمام باتوں کی بنیادی وجہ مسلمانوں کا علم وفن، تحقیق وجستجو اور سائنس وجدید ٹیکنالوجی کے میدان میں دیگر اقوام عالم سے پیچھے رہ جانا ہے۔آج مسلمانوں کی پہچان کے لئے فاشسٹ مغربی قوتوں نے نئی نئی اصطلاحات ایجاد کر لی ہیں۔ اصطلاحات کی ایجاد کا یہ سلسہ بتدریج ترقی پذیر ہوا ہے۔پہلے مسلمانوں کو خاص طور پر اسلام پسند اور دین پر جمے رہنے والے مسلمانوں کو فنڈامنٹلسٹ (بنیاد پرست) کہا گیا۔اس کے بعد انتہا پسند اور اب آخری حربہ کے طور پر دہشت گرد۔ آج مسلمانوں کی تصویر اس طرح بنائی جا رہی ہے گویا دنیا کے امن وامان کے لئے اگر کوئی قوم خطرہ ہے تو وہ صرف اور صرف مسلم قوم ہے۔

آج ہر اس مسلمان کو جو اسلام کی سربلندی، اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کر کے عدل وانصاف قائم کرنا چاہتا ہے اس کو دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔آج اپنے حق کے لئے لڑنا بھی دہشت گردی ہے۔مسئلہ چاہے فلسطین کا ہو چاہے یا افغانستان کا یا عراق کا، آج ظالم وجابر قومیں جن کو سائینس اور ٹیکنالوجی کی برتری حاصل ہے اور جن کا میڈیا پر پورا کنٹرول ہے اپنے وسائل وذرائع اور عسکری طاقت کے بل پر دنیا کی رائے عامہ مسلمانوں کے خلاف کرنے ان کی تصویر کو مسخ کر کے ایک بھیانک خوفناک اور دنیا کے لئے خطرناک قوم کی شکل میں پیش کرنے کی ہر مذموم کوشش کرنے میں ایک مہم کے طور پر ملوث ہیں۔

مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ ان کے پاس ایسا کوئی مضبوط میڈیا، نشریاتی ادارہ یا ابلاغ کا ذریعہ نہیں جس سے وہ اس مذموم سازش کا اسی انداز سے جواب دے سکیں۔ نہ مسلمانوں کی کوئی عسکری اہمیت ہے کہ وہ ان طاغوطی طاقتوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر سکیں اور پوچھ سکیں کہ یہ مذموم حرکت کیوں کی جا رہی ہے۔

مسلم دنیا جس کی کم وبیش چالیس ملکوں پر حکمرانی ہے اور جس کے پاس دنیا کا عظیم اور موثر ترین ہتھیار پٹرول کی شکل میں موجود ہے، بے دست وپا ہے، کیونکہ ان کی اس دولت پر اغیار کا بالواسطہ یا بلاواسطہ قبضہ ہے۔ ان کے تیل کے کنوؤں سے ایک گیلن تیل بھی نہیں نکل سکتا اگر امریکہ اور یوروپ کے ماہرین اپنا ہاتھ کھینچ لیں۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کے حکمراں بادشاہت کے زعم میں مست اور عیش کوشی میں مبتلا ہیں۔ ان کی بادشاہت سلامت رہے چاہے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھر جائے۔ان کو حضور ﷺ کی وہ حدیث یاد نہیں رہ گئی کہ امت مسلمہ جسد واحد کی طرح ہے جس کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم دکھتا ہے۔آج اسرائیل فلسطین کے عوام پر ظلم کے پہاڑ توڑے، ان کو بے خانماں و برباد کرے، ان کو کیمپوں میں جانوروں سے بدتر زندگی گذارنے پر مجبور کرے پھر بھی ان عرب حکمرانوں میں اتنی اخلاقی جرأت نہیں کہ اس کے خلاف مذمت میں دو لفظ بھی بول سکیں۔ہاں امریکا کی خوش آمد کر سکتے ہیں کہ اپنی عزیز اولاد (اسرائیل) کو سمجھا لو۔

ان کے شہزادے اپنی دولت دشمنان اسلام کے بازاروں اور بینکوں میں سرمایہ کاری کرنے میں لگاتے ہیں۔جس پر ان کا اپنا کوئی کنٹرول نہیں رہتا۔اگر یہ عرب چاہیں تو بھی اپنی رقم ان بازاروں یا بینکوں سے نہیں نکال سکتے۔ ان کی ساری دولت دشمنانِ اسلام کے مسموم اور ناپاک ارادوں کی تکمیل میں کام آتی ہے۔

سائینس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بالکل کورے ہیں۔جدید اسلحہ کون کہے یہ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء تک نہیں بناتے اور مغربی ممالک سے درآمدات پر مکمل طور پر انحصار کرتے ہیں۔مصنوعی زندگی پر اس قدر انحصار ہے کہ اگر یہ (مغربی) ممالک اِن کی بجلی بند کر دیں تو عرب کے یہ شیوخ چند دنوں میں فنا ہو جائیں۔

آج دنیا سمٹ کر بہت محدود ہو گئی ہے۔مواصلات کے جدید نظام، انٹرنیٹ اور مصنوعی سیاروں کی مدد سے دنیا کا چپہ چپہ عام آدمی کی دسترس میں ہے۔آج امریکا

اسرائیل اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک جس خطہ پر چاہے نگاہ رکھ سکتے ہیں۔ایک ایک فرد واحد کی نقل وحرکت کو Live دیکھ سکتے ہیں۔اور اپنی مرضی کے مطابق جس شخص کو جب چاہیں اپنی میزائل کا نشانہ بنا کر ہلاک کر سکتے ہیں۔آج کسی ملک کے کسی بھی خطہ میں ہونے والا کوئی واقعہ یا عمل دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا ہے۔خلا میں موجود لاتعداد جاسوسی مصنوعی سیارے ہمہ وقت ان پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور ان میں نصب طاقتور کیمرے عقابی نگاہوں سے ان کی ایک ایک حرکت وعمل (Activities) کو محفوظ کر کے اپنے اپنے مراکز کو نشر Transmit کر رہے ہیں۔

امریکا یا ترقی یافتہ یوروپی ممالک کو تو چھوڑ دیجئے جن کے پاس اعلیٰ قسم کے جدید ترین کمپیوٹر ہیں، آج ترقی پذیر ممالک کے عام افراد بھی جن کے پاس بہت ہی بنیادی Primitive کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت ہے، اپنے کمپیوٹر پر گوگل ارتھ Google Earth پروگرام محفوظ install کر کے دنیا کے چپے چپے کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ یہ پروگرام اور سہولت Service بلا قیمت دستیاب ہے۔صرف Live دیکھنے کے لئے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے جو چند سو ڈالر ماہانہ سے زیادہ نہیں۔ہندوستان نے گوگل سے اپنے اس نظام سے ملک کے عسکری اہمیت کے حامل مقامات مثلاً پارلیامنٹ ہاؤس، راشٹرپتی بھون، رصد گاہیں، ایٹمی تجربہ گاہیں، ہوائی اڈہ وغیرہ Mask کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ ان مقامات تک رسائی حاصل کر کے ملک دشمن عناصر اس کا غلط استعمال نہ کر سکیں نیز تمام قسم کی تخریبی کارروائی کے اندیشے کو ممکن حد تک کم کیا جا سکے۔

آج امریکا، روس، چین، برطانیہ وغیرہ کے پاس ایسے میزائل ہیں کہ یہ ممالک جب چاہیں پوری دنیا کا مواصلاتی نظام منٹوں میں تہس نہس کر دیں اور دنیا پھر ایک ہزار سال پیچھے چلی جائے جب پیغامات کبوتر لے جایا کرتے تھے اور ان کی ترسیل میں مہینوں لگ جاتا کرتا تھا اور اس بات کی بھی ضمانت نہیں تھی پیغام منزل مقصود تک بحفاظت اور وقت مقررہ پر پہنچ بھی جائے گا۔ان ممالک کے پاس مصنوعی سیاروں کو خلا ہی میں تباہ کرنے کے اسلحہ اور میزائل موجود ہیں۔ابھی حال ہی ۱۷ جنوری کو چین نے بھی اسی طرح کی ایک میزائل کا کامیاب تجربہ کیا ہے اور اپنے ہی ایک ناکارہ ہو گئے مصنوعی سیارہ کو تباہ کیا ہے۔چین کے اس تجربہ پر مغربی دنیا چراغ پا ہے۔وہ چین کے اس عمل کو ہضم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اسرائیل جیسا چھوٹا ملک سائینس اور ٹیکنالوجی میں امریکا کے بعد سب سے طاقتور اور ترقی یافتہ ملک ہے۔اس کے پاس جدید ترین اسلحہ، ٹینک، میزائل، فضائی لڑاکا طیارے، آبدوزیں submarines اور ایٹمی ہتھیار (اگرچہ وہ اس کو تسلیم نہیں کرتا، مگر اس کے پاس ایٹم بم کا ہونا اب کوئی پوشیدہ راز نہیں) ہیں۔ذرائع ابلاغ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اور نشریاتی اداروں پر یہاں کے یہودیوں کا قبضہ ہے۔دنیا کو کوئی خبر تب تک نہیں ملتی جب تک یہ اسلام دشمن یہودی ادارے اس کو نشر نہیں کرتے۔اسلام کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کا کام میڈیا سے لیا جاتا ہے۔دنیا کو وہ دکھایا اور سنایا جاتا ہے جو وہ چاہتے ہیں یا جس میں ان کا مفاد ہوتا ہے یا جس سے ان کے مذموم ارادوں کی تکمیل ہوتی ہے۔اور ظاہر ہے دنیا اسی کو سچ مانتی ہے جس کو سو جھوٹے بار بار دہراتے ہیں۔

یہ ساری چیزیں صرف اس وجہ سے ہیں کہ ان قوموں نے سائینس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں حکمراں بن کر جینے کا گر سیکھ لیا ہے۔ان کو معلوم ہے کہ اس دور میں اُسی قوم یا ملت کو سر اٹھا کر جینے اور دیگر اقوام پر اپنی بالادستی قائم کرنے کا حق ہے جو علم وفن، تحقیق وجستجو اور سائینس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں دنیا کی قیادت کرنے کی اہل ہو۔ بصورت دیگر غلامی، ذلت وخواری اسکا مقدر ہوگی۔

مسلمان جس کو ابتدا سے علم اور قلم کی تعلیم دی گئی تھی، جس کو غور وفکر کرنے، ارض وسما، بحر وبر، نباتات وحیوانات کی تخلیق کا مشاہدہ کرنے اس پر تدبر کرنے اور 'اپنے گھوڑے' اور 'اسلحہ' ہمیشہ تیار رکھنے کی تلقین وحیٔ الٰہی کے ذریعہ کر دی گئی تھی، افسوس کا مقام ہے کہ آج جہالت اُسی ملت کی پہچان ہے۔انسان کو خلافت کا مرتبہ اسی لئے دیا گیا تھا کہ

اس کو (اشیا کا) علم عطا کیا گیا۔ فرشتوں پر انسان کو فوقیت دی گئی ورنہ اللہ کی حمد وثنا اور اس کے احکامات کو بے چوں چرا بجالانے کے لئے فرشتے معمور تھے۔

فاروق بانسپاری کی زبان میں۔

حرم کے راہبو! کیوں تم کو محرومی کا شکوہ ہے
خلافت حاصلِ ذوقِ علوم اسم و اشیاء ہے

کبھی مہر ومہ وانجم کے الٹے ہیں ورق تم نے
عناصر کی کتابوں سے لیا ہے کچھ سبق تم نے

کبھی قدرت کے پوشیدہ خزانوں پر نظر ڈالی
زمینوں کو ٹٹولا آسمانوں پر نظر ڈالی

کبھی قلب عناصر پر نظر کے تیر مارے ہیں
کبھی ان کاوشوں میں چند لمحے بھی گذارے ہیں

کبھی تجزیہ آب و ہوا کا خیال آیا
خرد کے سامنے تحقیق اشیاء کا سُوال آیا

سمجھتے ہو یہ تبدیلی کیوں بر روئے کار آئی
عرب کیوں ہو گیا ویراں عجم میں کیوں بہار آئی

تمہارا علم برحق خود آج تم پر گراں کیوں ہے
یہ دنیا تنگِ دل کیوں ہے فلک نامہرباں کیوں ہے

یہ دنیا عالم اسباب ہے دنیا کو پہچانو
یہاں لازم ہے قانونِ بقا کا پاس دیوانو!

اگر ہاتھوں میں ہوگی شاخ گل شمشیر کے بدلے
تو ذلت ہے یقینی جنگ میں توقیر کے بدلے

مناجاتوں سے عقدے زندگی کے کھل نہیں سکتے
تصور کی ترازو میں حقائق تل نہیں سکتے

ضرورت قصر کی نقشے سے پوری ہو نہیں سکتی
زراہِ فکر طے منزل کی دوری ہو نہیں سکتی

بتاؤں آؤ میں تم کو قانونِ خدا کیا ہے
حقائق کو نظر انداز کرنے کی سزا کیا ہے

بشر جب ہوش کا دشمن بقیدِ ہوش ہوتا ہے
دل قدرت میں پیدا انتقامی جوش ہوتا ہے

جو بیرونِ تصور ہیں وہ فتنے سر اٹھاتے ہیں
سفینے زندگی کے خشکیوں میں ڈوب جاتے ہیں

مشیت کی نظر جب قہر کا پہلو بدلتی ہے
زمین باغ پھولوں کی جگہ شعلے اگلتی ہے

الٹ جاتی ہیں تدبیریں بدل جاتی ہیں تاثیریں
معاذ اللہ قانون خداوندی کی تعذیریں

سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا دین اسلام کے خلاف نہیں۔ نہ ہی اسلام مسلمانوں کو تنگ نظر بناتا ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف اسلام اپنے پیروکاروں کو وسیع النظر، غور وفکر کرنے والا، مختلف علوم کا طالب اور حریص بناتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ جگہ جگہ انسانوں کو تدبر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ تدبر کی یہ دعوت دینی معاملات میں بھی ہے اور عصری میدان میں بھی۔

علم کی فضیلت آیات قرآنی و مختلف احادیث میں واضح کی گئی ہے۔ کہیں کہا گیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ وحی کی ابتدا ہی ان الفاظ سے ہوئی ''پڑھئے اپنے رب کے نام سے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا۔ پڑھئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے۔ جس نے علم قلم کے ذریعہ سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ علم عطا فرمایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' (سورہ علق) کہیں کہا گیا کیا ان کے دلوں پر قفل پڑ گئے ہیں یہ اللہ کی نشانیوں (آیات) پر غور نہیں کرتے۔ اللہ کے

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، 'جاہل سے بڑھکر کوئی محتاج نہیں' علم کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ جنگ بدر میں گرفتار قیدیوں کو (جو مشرک تھے) فدیہ لے کر رہا کرنے کی بات آئی تو ان میں سے بعض اس قابل نہیں تھے مال وزر فدیہ میں دے کر رہائی حاصل کرتے۔ ان لوگوں کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے حکم دیا کہ یہ دس دس مسلمانوں (صحابہؓ) کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں یہی ان کا فدیہ ہے۔ اب ظاہر ہے ان مشرکوں نے کوئی دین کا علم تو ان صحابہؓ کو سکھایا نہیں ہوگا۔ صرف وہی علم دیا ہوگا جس کے وہ خود حامل تھے، یعنی اس زمانے کے لحاظ سے رائج لکھنے پڑھنے کا علم۔

ہمارے ائمہ کرام، فقہاء کرام ومحدثین نے اپنے طرز عمل سے علم کی اہمیت وافادیت ثابت کیا۔ علم کے حصول میں ان حضرات نے جو جانفشانی اور عرق ریزی کی، جو جو مصائب وآلام برداشت کیے، دور دراز کا سفر بے سروسامانی کے عالم میں کیا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ کیا آج کا مسلمان علم کے حصول کے لئے اس کا عشر عشیر بھی کرتا ہے۔ یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ پھر اپنی جہالت اور پستی کا گلہ اور شکوہ اغیار سے کیوں؟ علم کے میدان میں ترقی کرنے کے جتنے مواقع وسائل وذرائع اغیار کے پاس ہیں اس سے کہیں زیادہ ملت اسلامیہ کے پاس ہیں۔ ضرورت صرف ان وسائل کا صحیح استعمال کرنے اور علم وتحقیق کے میدان میں پیش رفت کرنے کی فکر اور توفیق عمل کی ہے۔

علم کی دینی ودنیاوی خانوں میں تقسیم نے بھی ملت اسلامیہ کو بڑا نقصان پہنچایا۔ کوئی بھی علم فطرتاً اسلامی یا غیر اسلامی نہیں۔ دراصل اس کا استعمال اس کو اسلامی یا غیر اسلامی بناتا ہے۔ اگر آج سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم خدا ترس، دیندار اور باعمل مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوتا تو یہ دنیا امن وآشتی کا گہوارا بن جاتی۔ ایک حقیقی مسلمان سائنسداں دنیا کے لئے رحمت کا فرشتہ ہوتا۔ وہ اپنی تمام تر تحقیقات، ایجادات ودریافت کا محور اسلام کی سربلندی، خدا کی خوشنودی اور اس کی مرضیات کو بناتا۔ وہ دنیا کو تباہ وبرباد کرنے، دیگر ممالک کو سرنگوں کرنے یا ان کے عوام کو غلام بنا کر ان پر حکمرانی کرنے کے لئے اپنے علم وفن کا استعمال نہ کرتا۔ وہ دولت کا حریص نہ ہوتا۔ دولت پر تنہا قابض ہونے کی تمنا وسعی نہ کرتا۔ عدل وانصاف کے ساتھ دنیا کا اقتصادی نظام چلاتا۔ یہاں امیر، امیر ترین نہ ہوتا جاتا اور نہ غریب، غریب ترین۔ نہ ایک طرف اناج کے فاضل ذخیرہ کو آگ کے حوالے کیا جاتا یا سمندر میں بہایا جاتا اور نہ دوسری طرف دنیا کی بڑی آبادی قحط وافلاس کی زندگی گذارتی اور نہ ہی ان کے بچے صاف پانی اور دودھ کی کمی کی وجہ سے تغذیہ کی کمی Malnutrition کا شکار ہو کر لقمۂ اجل بنتے۔ امریکا میں غلہ کی فراوانی اور صومالیہ، اتھوپیا اور سوڈان جیسے افریقی ممالک کے عوام کی اکثریت کی غربت وافلاس کا مشاہدہ اور موازنہ کیجئے جہاں اکثریت کو پینے کا صاف پانی اور کم از کم ضروری غذا بھی میسر نہیں۔

آخر مسلمانوں کی ابتدائی دور کی فتوحات کس بات کی شاہد ہیں۔ کیا مسلمانوں نے اسپین فتح کر کے وہاں کے عوام پر ظلم کیا؟ ان کی املاک تباہ وبرباد کی؟ وہاں کی خواتین کی عزت وآبرو پر حملہ کیا؟ ایک بھی تاریخ داں اس کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے۔ بد دیانت سے بد دیانت تاریخ داں بھی اس طرح کے الزامات لگانے کی جرءات نہیں کر سکا۔ آخر ایسا کیوں؟ خدا کے خوف کے ساتھ جس بھی میدان کار میں ایک مسلمان قدم رکھے گا وہ دنیا کے لئے باعث رحمت ہوگا نہ کہ باعث زحمت۔ اور اس کا بظاہر یہ دنیاوی عمل بھی اس کے لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بن سکے گا۔

یہی سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم جب خدا بیزار اور اسلام سے خارج اقوام کے پاس آیا تو دنیا نے جنگ عظیم کی تباہیاں دیکھیں، ممالک کو لٹتا، برباد ہوتا اور قوموں کو غلام ہوتا دیکھا اور آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ آخر افغانستان، عراق کس زمرے میں آئیں گے؟

آج مسلمان علم وفن میں دیگر اقوام سے صدیوں پیچھے چلا گیا ہے مگر ایک دور وہ بھی تھا جب مسلمان علم وفن اور سائنسی علوم طب وجراحت، طبیعیات، کیمیا، ریاضیات وغیرہ میں دنیا کی قیادت کر رہا تھا۔ یوروپ اور امریکا میں اس وقت جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ عیسائی پادری سائنس دانوں کے خلاف محاذ کھول رہے تھے۔ ان کی سائنسی

تحقیقات وتوضیحات کی مخالفت کررہے تھےاوران کامزاق اڑاتے تھے۔

ڈاکٹرغلام قادرلون اپنی کتاب' قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائینسی کارنامے' میں رقمطراز ہیں ''ابن رُشد سے پہلےنویں دسویں صدی میں اسپین میں مسلم تہذیب معراج کمال تک پہنچ گئی تھی۔قرطبہ،اشبلیہ،طلیطلہ،غرناطہ،مرسیہ،المیر یہ اوربلمسیہ میں مسلمانوں نے عظیم الشان یونیورسٹیاں اورتحقیقاتی ادارے قائم کئے تھے۔ان اداروں میں یوروپ کے مختلف ملکوں کے طلبہ تعلیم کے لئے آتے تھے۔قیام اسپین کے دوران زیرتعلیم عیسائی طلبہ مسلمانوں کی ان کوششوں سے واقف ہوتے تھے،جوانھوں نے مذہب اورفلسفہ میں تطبیق پیدا کرنے کی خاطرانجام دی تھیں۔

مسلم یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل طلبہ مسلمانوں کی سائینسی اورعلمی ترقی سے محسورہوکرجب اپنے شہروں کولوٹتے تھےتوان کے دلوں میں مسیحی مغرب کی تاریکی خاربن کرکھٹکتی تھی۔یہ لوگ برملااس کااظہارکرتے تھےکہ عیسائی مذہب تعلیم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔'' (قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائینسی کارنامے صفحہ 341,342 مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرزدہلی 1999)

اس وقت ابن نفیس،عمرخیام،ابن رشد،الہیثم جیسے حکما پیدا ہوئے جنہوں نے ریاضی،فلکیات،طبیعیات،کیمیا،علم الاعضاٗ، طب میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جن پرامت مسلمہ آج بھی فخرکرتی ہے۔ان کی کتابوں اورتصانیف کالاطینی،رومن،انگریزی،فرانسیس اوردیگرزبانوں میں ترجمہ ہوا۔ان سے یوروپی ممالک نے استفادہ کیااور جدیدسائنس کی بنارکھی۔بعض بددیانت لوگوں نے ان مسلم حکماء،اطباء،ماہرریاضیات وغیرہ کی تحقیقات وایجادات کوانگریزوں سے منسوب کردیا یا ان مسلم سائینس دانوں کے نام اس طرح Anglicise کردئے کہ یہ مسلمان نہیں بلکہ انگریزمعلوم ہوتے ہیں۔

آج مسلم نوجوانوں وطلباء کے پاس اپنے ان عظیم اسلاف کے بارے میں معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ہمارے مدارس اورمکاتب میں پڑھائے جانے والے نصاب میں ان کا تذکرہ یاتو سرے سے ملتاہی نہیں یابرائے نام ملتاہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان اسلاف کی خدمات سے نہ صرف واقف ہوں بلکہ اپنے نوجوانوں کوبھی ان کی واقفیت بہم پہنچائیں تاکہ ایک تواِن نوجوانوں کے دل سے احساس کمتری،مایوسی اورشکست خوردگی نکلے بلکہ ان سے تحریک بھی لیں اوران کی طرزپراپنے کوڈھالنے کی کوشش کریں۔

بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلاف کاقصیدہ پڑھنے سے موجودہ حالات تبدیل نہیں ہوں گے۔بات یقیناً سوفی صدسچ ہے مگراس کامطلب یہ نہیں کہ ہم اپنی تاریخ اورسنہری دور سے واقف ہی نہ ہوں۔تب تو آج کا مسلم نوجوان یہی سمجھے گا کہ مسلمان یقیناً جاہل اوردقیانوسی قوم کا نام ہےاوراسلام تاریکی کی طرف لے جاتاہے جیسا کہ مغرب کاپروپگنڈہ ہے کہ اسلام جدیدتقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔اسلاف کےعصری علوم کے میدان میں انجام دئے نمایاں کارنامے بتاکریہ واضح کرسکتے ہیں کہ جدیدعلوم میں ان کی ترقی اورقرآن وحدیث کاصحیح علم رکھنے کےکی وجہ سے ہی تھا۔وہ قرآن صرف ثواب کے لئےنہیں پڑھتے تھے بلکہ اس سے ہدایت ورہنمائی حاصل کرتے تھے۔ قرآن سےان کوعصری علوم کےحصول میں بھی رہنمائی ملتی تھی۔ وہ صرف سائینس داں،ماہرریاضی یاماہرفلکیات ہی نہیں ہوتے تھے بلکہ دینی علوم پربھی ان کی نگاہ ہوتی تھی۔وہ باعمل مسلمان ہوتے تھے۔

ذیل میں ہم اختصارکےساتھ کچھ اہم مسلم شخصیات کاتذکرہ کریں گے۔ جوقارئین کے لئے دلچسپی کاباعث ہوگا۔ان شاءاللہ۔

۱۔ جابربن حیان (وفات 803 عیسوی)

☆ کیمیا کاباوائےآدم تصورکیاجاتاہے۔ قلمائے جانے عمل تکسید عمل تصعید sublimation ، کیلسی نیشن CALCINATION (دھاتوں کی

صفائی کے لئے ان کے معدنیات کو زیادہ حرارت پر آکسیجن کی غیر موجودگی میں گرم کرنا جس سے اس کے قابل تصعید اجزا الگ کئے جاسکیں) کے عمل کو متعارف کرایا۔

☆ مختلف قسم کی دھات کا کشتہ ﴿Metal Oxide﴾ بنایا۔

اس کی اہم ایجادات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ لوہے کو زنگ سے محفوظ رکھنے کا طریقہ

☆ موم جامہ جس سے پانی کی رطوبت سے چیزوں کو بچایا جاسکتا ہے۔

☆ بالوں کو کالا کرنے کا خضاب۔

☆ گندھک کا تیزاب

☆ شورے کا تیزاب

☆ سونے کو گلانے والا تیزاب ایکوار جیا Aqua regia (نمک اور شورے کے تیزاب کا ایک خاص تناسب میں آمیزہ)

☆ چمڑے کی دباغت

۲۔ محمد بن الخوارزمی (وفات 840 عیسوی)

☆ عظیم ریاضی داں۔ الجبرا کا ماہر۔ دراصل لفظ الجبرا اس کی تصنیف الجبر والمقابلہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

☆ اس نے صفر کا استعمال بتایا۔ الگورزم کو متعارف کرایا۔ ریاضی کے بہت سے اصول وقواعد بتائے۔

۳۔ یعقوب ابن اسحٰق الکندی 800-873 عیسوی

☆ الکندی ریاضی داں، فلسفی، ماہر فلکیات، علم طبعیات، ماہر طب اور ماہر موسیقی تھا۔

☆ اس نے Geometrical Optics میں بڑا کام کیا جو بعد میں Roger Bacon کے لئے رہنمائی اور تحریک کا باعث بنا۔

☆ اس کی علم نجوم، ارتھمیٹک، جیومٹری، ادویہ، طبعیات، فلسفہ، منطق اور موسیقی پر مجموعی طور پر ۲۴۰ تصانیف ہیں۔

۴۔ ثابت بن قرہ حرانی 836-901 عیسوی عظیم مسلم ریاضی داں

☆ باکمال فلسفی، طبیب، عالم تشریح الابدان

☆ موافق عددوں کے جوڑے معلوم کرنے کے لئے ایک کلیہ اور اصول بنایا۔

☆ عدد کے اجزائے مرکبی Factors دریافت کئے۔

☆ مکینک اورعلم طبعیات میں اس کو Statics کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ اس نے اجسام،بیم اور لیور کے توازن کی شرائط Conditions of Equilibrium بتائیں۔

☆ Calculus اور Real Numbers کو متعارف کرایا

۵۔ علی بن ربان الطبری 838-870 عیسوی

☆ بے مثال طبیب رازی کا استاد تھا۔خود ایک عظیم طبیب تھا۔اس کی تصنیف فردوس الحکمۃ سات ابواب پر محیط ہے۔تفصیل اس طرح ہے۔

☆ باب اول ہم عصر علم طب کے افکار ونظریات پر مبنی ہے۔

☆ باب دوم جسم کے مختلف اعضاء اور صحت مند رہنے کے اصول پر مبنی ہے۔

☆ باب سوم بیماری اور صحّت کی حالت میں لی جانے والی غذا پر مبنی ہے۔

☆ باب چہارم یہ سب سے بڑا باب ہے اور سر سے لے کر پیر تک تمام بیماریوں کا احاطہ کرتا ہے۔اس میں بیماری پھیلنے کی عمومی وجوہات، سر اور دماغ کے امراض،آنکھ،کان،ناک،منہ اور دانت کے امراض،عضلات کے امراض بشمول فالج، گلے سینے اور پھیپھڑے کے امراض،گردہ، پتہ اور تلی کے امراض،آنتوں کے امراض اور مختلف اقسام کے بخار کا تذکرہ اس باب میں ہے۔

☆ باب پنجم بو،مزہ اور رنگ کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ ☆ باب ششم ادویہ اور زہر پر مشتمل ہے۔

☆ باب ہفتم طب سے متعلق مختلف النوع موضوعات پر مشتمل ہے۔

۶۔ ابوعبداللہ محمد بن جابر البتانی 868-929 عیسوی

مشہور ریاضی داں، ماہر فلکیات اور علم نجوم کا ماہر تھا۔

☆ شمسی سال کی پیمائش سیکنڈ کی حد تک صحیح کی۔اس نے شمسی سال کی مدت 365 دن 5 گھنٹے 46 منٹ اور 24 سکنڈ بتائی جو جدید دریافت سے قریب ترین ہے۔

☆ اس نے دائرہ انحراف البروج معلوم کیا۔

☆ اس نے سورج کی گزرگاہ کا جھکاؤ ۲۳ درجہ ۳۵ منٹ بتایا جبکہ پہلے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ ساڑھے ۲۳ درجہ ہے۔

☆ اس نے بتایا کہ زمین کی گردش بیضاوی مدار ہوتی ہے نہ کہ گول مدار میں۔

۷۔ ابوعباس احمد بن محمد کثیر الفرغانی 860 عیسوی

خلیفہ المامون کے دور کا عظیم ماہر فلکیات اور Elements of astronomy **کتاب فی الحرکت السماوی و جوامع علم**

النجوم کا مصنف تھا۔

☆ اس نے زمین کا قطر(۶۵۰۰۰ میل) دریافت کیا۔

☆ صناعی کا ماہر تھا طغیانی ناپنے کا آلہ ایجاد کیا جس سے سیلاب کے آنے کی پیشین گوئی کی جاسکتی تھی۔

۸۔ محمد بن زکریا رازی 864-930 عیسوی

☆ علم طب کا امام گردانا جاتا ہے۔عظیم مفسر قرآن بھی تھا۔

☆ علم طب کے علاوہ رازی علم کیمیا اور فلسفہ کا بھی ماہر تھا۔

☆ علم ادویہ میں رازی کو ابن سینا کا ہم پلہ تصور کیا جاتا ہے۔

☆ رازی کا سب سے بڑا کارنامہ چیچک پر تحقیق ہے۔اس نے Small Pox اور Chicken Pox میں تقابل کیا اور دونوں کو واضح کیا۔

☆ الحاوی اس کی عظیم تصنیف ہے جو اس زمانے کی عدیم المثال میڈیکل انسائکلو پیڈیا تھی۔

☆ اس کی تصنیف ’ کتاب الاسرار‘ کیمیاوی اشیاء کی تیاری اور ان کے استعمال پر مبنی ہے۔

☆ اس نے اشیاء کی تقسیم حیوانات ،نباتات اور معدنیات میں کی۔اس نے Organic اور Inorganic Chemistry کی بنا ڈالی۔

☆ گندھک کا تیزاب بنانے والا وہ پہلا شخص تھا۔ اس نے عمل تبخیر سے الکحل بھی تیار کیا۔

۹۔ ابو نصر فارابی 870-950 عیسوی

☆ سائینس،فلسفہ،منطق ،سماجیات،ادویہ،ریاضی اور موسیقی کا ماہر تھا۔۷۰ زبانوں کا جاننے والا تھا۔

☆ اس نے ارسطو کی طبعیات اور موسمیات Metereology پر تبصرے لکھے۔

☆ اس کو معلم الثانی کا درجہ دیا جاتا ہے۔ معلم الاول ارسطو کو مانا گیا ہے۔

۱۰۔ ابو القاسم الزہروی 936-1013 عیسوی

☆ ابو القاسم الزہروی ایک عظیم سائینس داں ،طبیب اور جراح تھا۔

☆ زہروی مختلف قسم کے آپریشن کرنے والا ایک ماہر جراح تھا اس نے پتے سے پتھری نکالنے کا آپریشن،آنکھ،کان اور گلے کی جراحی،ولادت سے متعلق علاج کامیابی سے کئے۔

☆ وہ دوسو سے زائد آلات جراحی کا موجد تھا۔اس نے کان کی اندروی ساخت کا معائنہ کرنے کا آلہ،پیشاب کی نلی کا اندرونی معائنہ کرنے کا آلہ ﴿اسی کی جدید شکل انڈوسکوپی (Endoscopy) ہے ﴾، حلق سے بیرونی اشیاء کو نکالنے کا آلہ جیسے پیچیدہ آلے بنائے

☆ اس نے سرطان پر بھی تحقیق کی اور بتایا وہ سرطان کے پھوڑے کو چھیڑنا نہیں چاہئے۔

☆ وہ دانت کے امراض کا ماہر تھا اور نقلی دانت بنانے اور ان کو لگانے کا فن بھی اس کو معلوم تھا۔

☆ الزہروی نے سر کے مختلف اقسام کے فریکچر کا تذکرہ کیا اور سر کی ہڈی Skull کے کامیاب آپریشن بھی کئے۔

یہ بات اہم اور قابل ذکر ہے کہ جب اسلامی دور میں (اسپین اور عراق وغیرہ میں) جراحی ایک باعزت پیشہ تھا اور جراح کی مسلم سماج میں بڑی قدر اور عظمت تھی اسی دور میں یوروپ میں جراحی ایک کمتر درجہ کا حقیر پیشہ تھا اور کوئی بھی باعزت ڈاکٹر اس پیشے کو نہیں اپناتا تھا۔ جراحی صرف قصائی اور حجام کیا کرتے تھے۔ 1163 عیسوی میں کاؤنسل آف ٹورس Council of Tours نے ایک تجویز کا اعلان کیا کہ جراحی کو تمام مکاتب ادویہ سے خارج کر دینا چاہئے اور کسی بھی معزز طبیب کو اس پیشے (جراحی) کو نہیں اپنانا چاہئے۔‘‘

"Surgery is to be abandoned by the schools of medicine and by all ***decent*** physicians."

۱۱۔ ابو علی حسن بن الہیثم 965-1040 عیسوی

☆ الہیثم ایک عظیم ماہر طبیعیات تھا۔ اس نے آنکھ کی بناوٹ اور دیکھنے کے عمل کی صحیح سائینسی تشریح و توضیح کی۔

☆ الہیثم نے مغرب کے ٹیلومی (Ptelomy) کے اس نظریہ کی تردید کی کہ دیکھنے کے عمل میں آنکھ سے نکلنے والی روشنی چیزوں پر پڑتی ہے تب وہ دکھائی پڑتی ہیں۔ اس نے بتایا کہ دیکھنے کے عمل میں اشیاء سے منعکس ہونے والی روشنی جب آنکھ میں پہنچتی ہے تب اشیاء دکھائی پڑتی ہیں۔ اور جدید تحقیق بھی یہی ہے۔ الہیثم نے انعکاس کا قانون اور انعطاف کے عمل کو معلوم کیا۔

☆ اس نے گلیلیو سے کئی سو سال پہلے حرکت کے پہلے قانون کو دریافت یعنی کوئی جسم تب تک بغیر رفتار یا سمت میں تبدیلی کے حرکت کرتا رہے گا جب تک اس پر بیرونی قوت (Force) نہیں لگائی جاتی۔

۱۲۔ ابو ریحان البرونی 973-1048 عیسوی

☆ ایک عظیم سائینس داں، تاریخ داں، سیاح، ماہر ریاضیات، ماہر ادویہ، ماہر علم نجوم اور فلسفی تھا۔

☆ البروی کئی زبان کا ماہر تھا۔ سنسکرت اس نے ہندوستان آ کر پنڈتوں سے سیکھی۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے ہمارے اسلاف متعصب یا تنگ نظر نہیں ہوتے تھے۔

☆ ہندوستان کی تاریخ، سماجیات اور جغرافیہ پر محیط کتاب الہند مرتب کی۔ جو سند کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ البرونی نے دنیا کے مختلف شہروں کا طول البلد معلوم کیا۔ اس نے زمین کا قطر اور دائرہ معلوم کیا۔ اس نے چاند گرہن کی باتصویر تشریح کی۔

☆ اس نے مختلف دھاتوں کی کثافت خصوصی Specific Gravity دریافت کی۔

☆ اس نے ہندسوی سلسلے کو جمع کرنے کا قاعدہ Summation of a geometricprogession دریافت کیا

البرونی کی ریاضی میں خدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. Summation of Series
2. Theoretical and Practical Mathematics
3. Irrational Numbers
4 Combinatorial Analysis
5 . Rule of the Three
6. Algebraic Definitions
7. Ratio Theory
8. Geometry
9. Method of Solving Algebraic Equation
10. Archimede's Theory

۱۳۔ بوعلی سینا980-1037عیسوی

☆ دنیا کی باکمال، جامع شخصیت۔علم طبعیات اورعلم تشریح الاعضاء،منافع الاعضاء،علم العلاج اورعلم الامراض کا ماہر تھا۔القانون اس کی مایہ ناز تصنیف ہے۔

☆ القانون میں اس نے پھیپھڑے کا دقِ اور پانی اور دھول مٹی سے پھیلنے والے امراض کا تذکرہ کیا ہے۔

☆ ڈاکٹر ولیم اوسلر کے مطابق القانون علم طب کی بائبل ہے۔

☆ اس نے ورنیئرVernier کے طرز پر ایک آلہ بنایا۔

۱۴۔ عمرخیام1044-1123عیسوی

غیاث الدین ابوالفتح بن ابراہیم نیشاپوری خیام،عرف عام میں عمر خیام (خیام=ٹینٹ بنانے والا) رباعیات کے علاوہ ریاضی، فلکیات،علم نجوم کا ماہر۔

☆ اس نے شمسی سال میں اصلاح کی۔شمسی سال کا وقفہ اعشاریہ کے چھ مقام تک صحیح دریافت کیا اور سال کا دورانیہ ۳۶۵ دن،۵ گھنٹے اورانچاس منٹ بتایا جوجدید تحقیق ۳۶۵ دن، ۵ گھنٹے اڑتالیس منٹ اور ۴۸٫۷ سیکنڈ سے قریب ترین ہے۔

عمرخیام کے مطابق سال365.242519858156دنوں کا ہوتا تھا۔

☆ اس نے شمسی تقویم میں اصلاح کی اور مہینے کے دنوں کی تعداد تیس اور اکتیس تجویز کی تاکہ چندسالوں کے بعد دنوں کی تعداد میں آنے والے تغیر کو کم کیا جاسکے۔اس نے Leap Year کا تصور دیا اور بتایا کہ ہر چوتھے سال ایک دن کا اضافہ کردیا جائے تاکہ شمسی سال میں چھ گھنٹے کے تفاوت کو ختم کیا جا سکے۔اس وقت تک مغرب میں Leap Year کا کوئی تصور نہیں تھا۔

۱۵۔ علاءالدین ابوالحسن علی بن ابی حذم القرشی الدِمشقی (عرفِ عام میں النفیس)

☆ دوران خون کی تحقیق کرنے والا پہلا سائینس داں تھا۔ولیم ھاروے جن کو گردش خون کی تحقیق کرنے والا تصور جا تاہے، اس کی پیدائش النفیس کے کئی سو سال بعد ہوئی۔

☆ النفیس نے وریدی شریان Pulmonary Artery کی اہمیت،افادیت اوراسکا کام سمجھایا۔

☆ اس نے Coronary Artery کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ دل کے عضلات کو تغذیہ دل میں موجود خون سے نہیں مل سکتی بلکہ اس کے لئے ایک الگ شریان ہوتی ہے جس کا نام اس نے کرونری شریان بتایا۔

☆ <u>یورپ کے دانشور دورانِ خون کی دریافت وتحقیق کا سہرا ایلیم ہاروے کے سر باندھنے ہی والے تھے کہ دس جون ۱۹۵۷ کو رائٹرز Reuters خبر رساں ایجنسی نے دنیا کے سامنے اس خبر کو (یقیناً دیانت داری کے ساتھ) آشکار کر دیا کہ دوراں خون کا محقق ولیم ہاروے نہیں بلکہ مصر (قاہرہ) کا ماہر طبیب النفیس تھا۔</u>

۱۶۔ ابومروان ابن زہر 1091-1161 عیسوی

☆ ایک عظیم طبیب تھا۔ اپنے دور کی دیگر شخصیات کے برخلاف اس نے ایک ہی فن کو اپنے مطالعہ اور دائرہ تحقیق میں رکھا۔

☆ اس نے بہت سی تحقیقات کی۔ اسی نے سب سے پہلے کھجلی Scabies کے بارے میں بتایا۔

☆ اس کو پہلا Parasitologist تصور کیا جاتا ہے۔

۱۷۔ ابومحمد بن محمد بن عبداللہ بن ادریسی 1099-1166 عیسوی

☆ ماہر نباتات تھا خاص طور پر نباتات کے طبی افادیت پر اہم کام کیا۔

☆ اس کی تصنیف کتاب الجامع الصفات اشتات النبات میں متعدد پودوں کا خاص طور پر ان کی طبی افادیت کے نقط نگاہ سے تذکرہ ملتا ہے۔

☆ اس نے دواؤں کے نام چھ زبانوں شامی، یونانی، فارسی، ہندی، لاطینی اور بربر زبانوں میں درج کئے۔

☆ نباتات اور جغرافیہ کے علاوہ علم الحیوان اور علاج ومعالج کے پہلو Therapeutics پر بھی اس کی بہت سی تحریریں ہیں۔

۱۸۔ ابن رُشد پیدائش 1228 عیسوی

☆ امیہ خلیفہ الحکم کے زمانے میں قرطبہ کی لائبریری میں پانچ لاکھ کتابیں تھیں اُس نے اِن میں سے زیادہ تر کا مطالعہ کیا تھا۔

<u>یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس وقت یوروپ کی لائبریریوں میں صرف دس سے بیس ہزار تک کتابوں کا ذخیرہ تھا۔</u>

☆ اس طب، فلسفہ، طبیعیات، فلکیات، فقہ اور علم کلام پر مختلف کتابیں تصنیف کیں۔ اس کو ارسطو کا شارح سمجھا جاتا ہے۔

☆ اس کی کتاب "کتاب الکلیات فی الطب" کا لاطینی ترجمی کو لیجیئٹ Collegeate کے نام سے شائع ہوا۔

☆ فلکیات پر اس کی تصنیف کا نام کتاب فی الحرکت الفلک ہے۔

☆ اس کی تحریریں بیس ہزار سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ صرف ادویہ پر اس نے بیس سے زائد تصنیفات مرتب کیں۔

☆ عظیم فلسفی تھا اگرچہ مسلمانوں سے زیادہ یہودیوں اور مغرب نے اس کے فلسفہ سے استفادہ کیا۔ مسلمانوں نے تو اس کی تصانیف تک کو محفوظ نہیں رکھا اور آج

اس کی اصل تصانیف ناپید ہوچکی ہیں یا ہو رہی ہیں۔

۱۹۔ ابو محمد عبداللہ بن احمد ابن بیطار ضیاء الدین المالقی

☆ مسلم اسپین کا ماہر نباتات۔ نباتات کی تعلیم ماہر علم نباتات ابو العباس النباتی سے حاصل کی۔

نباتات کی تلاش اور مختلف النوع پیڑ پودے جمع کرنے کی مہم میں اس نے افریقہ کے شمالی ساحل ایشیا خورد، قسطنطنیہ، طرابلس، تیونس جیسے دور دراز علاقوں کا سفر کیا۔

☆ اس کی اہم تصنیف کتاب الجامع فی الادویة المفردہ ہے۔س میں طبی نقطہ نگاہ سے نباتات کا عربی زبان میں تجزیہ کیا گیا ہے۔

☆ اس کتاب میں ایک ہزار چار سو مختلف اقسام کا ذکر ہے جن میں سے تقریباً دو سو پودوں کا علم لوگوں کو اس سے پہلے نہیں تھا۔

☆ اس کی دوسری تصنیف کتاب المغنی فی الادویة المفردہ ہے جو ادویہ کی انسائکلو پیڈیا شمار کی جاتی ہے۔

۲۰۔ ابن فرناس ﴿عباس قاسم ابن فرناس﴾

☆ فضا میں اڑنے کا سب سے پہلے کامیاب تجربہ کرنے والا شخص۔

☆ 875 عیسوی میں ۷۰ سال کی عمر میں پہلا گلائڈر بنایا اور ایک پہاڑی پر سے اڑا، یہ اڑان کافی حد تک کامیاب رہی اور بڑی تعداد میں لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ <u>فلپ ہٹی کہتا ہے۔ ’’ابن فرناس تاریخ میں اڑنے والا سب سے پہلا شخص تھا۔‘‘</u>

کچھ دیگر سائینس داں اور ان کے میدان عمل و تصانیف۔

شمار	سائیسن داں	میدان کار/تصانیف
۱۔	ابن الشاطر	مسلم ماہر فلکیات
۲۔	اب یونس	ریاضی داں، ماہر علم نجوم و فلکیات
۳۔	الزرقل	عظیم عرب ریاضی داں
۴۔	ابوالحسن اقلیدیسی	عرب ریاضی داں کسر اعشاریہ پر کام کیا
۵۔	ابونصر منصور	ایرانی ریاضی داں sine قاعدوں پر کام کیا
۶۔	ابوکامل	مصر کا رہنے والا ریاضی داں الجبرا کا ماہر تھا، Calculation, system of equation, combinatorics پر کام کیا۔
۷۔	الجواہری	بیت الحکمۃ سے تعلق رکھنے والا ریاضی داں تھا

۸۔ الکرخی ایران کا انجینئر تھا، ریاضیات کا ماہر تھا۔ اس کی تصنیف البادی فی الحساب الفخرفی الجبر و المقابلہ اورالکافی فی الحساب مشہور ہیں۔ Binomial Coefficient پر بڑا کام کیا۔

۹۔ غیاث الدین جمشید کاشانی ماہر ریاضیات اور ماہر فلکیات۔ اس نے دائرے کے محیط پر کام کیا اور پائی کی قدر اعشاریہ کے ۱۶ مقام تک دریافت کی۔

۱۰۔ کوہی ایرانی ریاضی داں اور فلکیات کا ماہر تھا۔

۱۱۔ علوغ بیگ عظیم مسلم ماہر فلکیات تھا۔

حوالہ جات:
۱۔ مسلم اسکالرس سے متعلق مواد انٹرنیٹ دستیاب پر مختلف ویب سائٹ بالخصوص ویکی پیڈیا انسائیکلوپیڈیا

۲۔ ’قرون وسطی کے مسلمانوں کے سائینسی کارنامے‘ ڈاکٹر غلام قادر لون مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی (1999)

۳۔ ’مسلمان سائنسداں اوران کی خدمات‘ ابراہیم عمادی ندوی، مکتبہ الحسنات، دہلی (1998)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرتبہ: عرفان احمد صدیقی، ایم ایس سی، بی ایڈ، پرنسپل، درسگاہ اسلامی انٹر کالج، فیض آباد

IRFAN AHMAD SIDDIQUI (M. Sc., B. Ed.) PRINCIPAL, DARSGAH-E-ISLAMI INTER COLLEGE- FAIZABAD

رابطہ۔ 05278-240032, 9889180196, 9451129031

Email: darsgah2006@rediffmail.com, darsgah@gmail.com (website: www.talk.to/darsgah)

(18 February 2007) اتوار ۱۸ فروری ۲۰۰۷